اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۵ — مطبوعہ ۲۸ - اگست ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی۔ عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

مسیحی اردو شاعری

رباعی

ہر زود بشر میں خودنمائی دیکھی — عیسیٰ میں مگر نہ کچھ برائی دیکھی
رنما ہوئے جب عینِ حقیقت سے سفیر — تب جامۂ انساں میں خدائی دیکھی

ہم اپنے اُن معزز مسیحی کرمفرمایانِ قدیم کی قدردانی کے بدل شکرگذار ہیں جنہوں نے گلدستہ سفیر کی اشاعت کی خبر سنکر اُسکے لئے اپنا اشتیاق بذریعہ تحریر ظاہر فرمایا اور اُسکے دیکھنے کے لئے چشم براہ ہیں۔ اگرچہ بقول شاعر

قبح کے دیکھنے والے تو بہت ہیں دلگیر
پر یہاں حسن شناسانِ سخن تھوڑے ہیں

تاہم شکر کا مقام کہ مسیحیوں میں ایسے قدردانِ سخن پائے جاتے ہیں کہ انکی قدرشناسی سخنوروں کے لئے اِس کام میں زیادہ تر ہمت و حوصلہ دہی کا موجب ٹھہرتی ہے۔ ایک شاعر نے درست کہا ہے کہ ناشناس کا شعر کی تعریف و تحسین کرنا اور سخن شناس کا اُسپر سکوت اختیار کرنا ہر دو امر قدرِ شعر کے کم کرنیوالے ہیں۔ مسیحی اشعار کو بیشک مسیحی لوگ زیادہ پسند کرتے اور غیر اقوام کی سمجھ میں وے بیقدر معلوم ہوتے ہیں کیونکہ وے سرتاپا مسیحِ عالم کی جلالی باتوں اور کاموں کے تذکرہ سے پُر اور اُسکی الٰہی قدرت و رحمت کے بیانوں سے معمور ہوتے ہیں لیکن اگر سخن پاکیزہ و لطیف اور موزوں ہو اور شاعری کا مذاق اُسکے سننے سے حاصل ہو تو غیر مسیحی بھی اُسکو بشوق پڑھتے اور سنتے ہیں۔ ہم نے ایک شہر میں دیکھا کہ وہاں کے چند مسیحیوں نے ہفتہ میں ایک دن مقرر کیا جسمیں مسیحی اور اکثر غیر مسیحی اشخاص جنہیں کچھ شعر و شاعری کا شوق تھا وہاں کے مشن سکول کے مکان میں فراہم ہوکر نظم و شعرخوانی کا شغل کیا کرتے اور ہندو و مسلمان بھی مسیحی اشعار کو سنکر بدل پسند کرتے اور محظوظ ہوتے تھے اور بعض مسلمانوں نے اُن غزلوں کی نقل کی درخواست کی جو اُس مشاعرہ میں پڑھی اور سنائی جاتی تھیں۔ یہہ بات سچ ہے کہ مسیح کی الوہیت و عظمت کا اظہار جو مسیحی شاعری کی روح اور جان ہے غیر اقوام کے مقبول خاطر نہ ہوگا کیونکہ یہہ بات اُنپر مخفی ہے اور بغیر روح پاک کی تائید کے کوئی مسیح کو خداوند نہیں کہہ سکتا تو بھی تلازمۂ شعری اور موزونی کلام کی وجہہ سے وے اُس سخن کو پسند کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ مسیحی شاعر انسانی تعریف حاصل کرنے کے لئے فکرمند نہیں ہوتا بلکہ اُس کا اعلیٰ مقصد یہہ ہی ہوتا ہے کہ اُسکے کلام سے نجات دہندے خداوند کا جلال اور کمال و محبت و عظمت ظاہر ہو جس سے وہ اپنے ہمجنسوں کو روحانی فائدہ پہنچا سکے۔ لیکن غیر مسیحی شعرا کا مطلب اکثر اپنی ناموری و شہرت حاصل کرنیکے لئے دُنیوی عاشق و عشق و معشوق کا بیان نہایت بامبالغہ لکھنے

اور کہنے سے ہی - ایک محمدی شاعر کی ایک عقفی کتاب کی تعریف میں ایک شخص نے کیا خوب کہا کہ "مصنف نے بیت الخلا میں سوتی کوٹے ہیں" مسیحی شاعر کی تصنیف کی نسبت ہرگز ایسا نہیں کہا جاسکتا ہی کیونکہ وہ کسی دنیوی عاشق ومعشوق کا تذکرہ نہیں کرتا - بلکہ وہ اُن باتوں کا ذکر کرتا ہی جنکے حق میں پولوس رسول نے فرمایا کہ "وہ بھید جو قدیم زمانوں سے پوشیدہ رہا مگر اب نبیوں کی کتابوں کے وسیلے خدائے ابدی کے حکم کے مطابق ظاہر ہوا اور سب غیرقوموں میں ایمان کی تابعداری کیلئے مشہور کیا گیا" رومیوں $\frac{۱۶}{۲۶و۲۵}$

تھے راز سربمُہر جو عصرِ قدیم میں
ذاتِ مسیح نے کھولے وہ اسرار آجکل

پس مسیحی شاعر کا فرض ہی کہ اُنہیں اسرار کی باتوں کا غیرقوموں پر اپنے سخنِ موزوں میں اظہار کرے اور بس ❊

ریویو

ہمارے پاس ایک نہایت عمدہ کتاب جو ہماری رائے میں ابتک ہندوستان میں نایاب تھی اور جسکی بوجوہات چند در چند از حد ضرورت تھی برائے ریویو آئی ہی - یہہ کتاب فیض انتساب "مقدس یوحنا کی انجیل" ہی - شاید ہمارے ناظرین متعجب ہونگے کہ انجیل یوحنا کو نایاب کس لئے کہا گیا حالانکہ بیبل سوسائٹیوں کی اولوالعزمی سے لکھوکھا نسخے کتاب مذکور کے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں شایع ہوکر بوجہ ارزانی قیمت لاکھوں مسیحیوں اور غیرقوموں کے ہاتھ میں موجود ہیں - بیشک یہہ بات درست ہی مگر ہمارے اسکو نایاب کہنے کا باعث یہہ ہی کہ اس طرز مطلوبہ کی کوئی انجیل جہانتک ہمیں معلوم ہی ابتک شایع نہیں ہوئی - اسکے مترجم و مرتب ایک فاضل شخص پادری ولیم سینٹ کلیر ٹسڈل ایم اے ہیں جنھوں نے اپریل سنہ ۱۸۹۱ء میں بمقام بمبئی اس مفید عام نسخہ کو ترتیب کے ساتھہ اور ترجمہ کرکے اہل ہند کو مستفیض فرمایا ہی - اس میں یہہ خوبی ہی کہ ایک ہی ساتھہ یہہ کتاب تین زبانوں میں بہم پہنچی ہی - مسیحی محققوں کو معلوم ہوگا کہ باتفاق شہادت علمائے سابقین عہد جدید کی اصلی زبان یونانی ہی لیکن اسکا ترجمہ اصل زبان سے دنیا کی مختلف سب زبانوں میں کیا گیا ہی - پس صاحب مترجم نے اول یونانی اور اسکے نیچے اُردو اور پھر فارسی میں ترجمہ لکھا ہی - یہہ ترجمے نہ صرف بین السطور بلکہ تحت الالفاظ ہیں - چونکہ یونانی انگریزی کی مانند بائیں طرف سے دہنی جانب کو لکھی اور پڑہی جاتی ہی اور اسکے حروف بھی حروف انگریزی سے مشابہ ہیں - لہذا اس کتاب میں ترجمہ ہر لفظ یونانی کا اُسکے نیچے لکھا گیا ہی - ناظرین اس بات کا خیال رکھتے ہوئے ہر ایک آیت کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں - مثلاً پہلی آیت کو یوں پڑہیں "در ابتدا بود الکلمہ و الکلمہ بود نزد اللہ و خدا بود الکلمہ" اُردو میں یوں ترجمہ لکھا ہی "ابتدا میں ال کلمہ تھا اور ال کلمہ تھا پاس اللہ کے اور خدا تھا ال کلمہ ❊

اگرچہ یہہ طریق ترجمہ اُردوخوانوں کو بے محاورہ معلوم ہوگا مگر اُنکے لئے جو یونانی سیکھنا چاہتے ہیں یہہ نہایت کارآمد ہی ❊

اس کتاب سے ایک یہہ بھی فائدہ ہوگا کہ بعض اہل اسلام مسیحی واعظوں کو خواہ مخواہ دق کرنے اور اپنی شیخی جتلانے کے لئے کہا کرتے ہیں کہ اصل زبان یونانی کی انجیل ہمیں دکھلاؤ تاکہ ہم اُردو ترجمہ کی مطابقت کریں حالانکہ یونانی کا حرف اُنہوں نے نام سُن لیا ہی - پس ایسی کتاب موجود ہونے سے ایسے کج بحثوں کا مُنہہ بند ہوگا ❊

اسکے آخر میں ایک عربی ضمیمہ ہی جسمیں اُن چند خاص آیات کی صحت و اصلیت کا بیان ہی جو بعض نسخہ ہائے انجیل یوحنا میں پائی جاتی اور یہہ کتاب عربی مسمّی بہ کتاب خلاصۃ الادلۃ السنیۃ علی صدق اصول الدیانۃ المسیحیۃ سے اخذ کیا گیا ہی - ہم ہر ایک مسیحی خصوصاً واعظانِ انجیل کو اس عمدہ کتاب کے خریدنے اور اپنے پاس بوقت وعظ رکھنے کی سفارش کرتے ہیں - اسکی قیمت ہمیں ابتک معلوم نہیں ہی - یہہ پنجاب بیبل سوسائٹی کے لئے الہ آباد مشن پریس میں ٹیپ سے چھاپی گئی اور بہت خوبصورت جلد بندھی ہوئی ہی ❊

راجپوتانہ

پادری فرانسس اشکرافٹ صاحب

ایم - اے

اسکے بعد ایک سوداگر کا گھر تھا جنے میرے لئے اپنے کو مشکل سوالات سے مہیا کر رکھا تھا - جونہیں ہم اُسکی چھوٹی دوکان کے باہر بیٹھے ایک ہجوم ہمارے گرد فراہم ہوگیا - جنمیں سے ایک شخص نے مطمئن ہوکر میری صاحب خانہ کی باری باری سے اُس مباحثہ میں طرفداری کرنے میں حصہ لیا اور بعض اوقات دونوں کے برخلاف ہوکر دخل در معقولات دیکر بہت ہارج ترقی دلیل و مباحثہ ہوا ❊

جنے نے دلیل کی کہ سب باتیں تقدیری معلوم ہیں حالانکہ خدائے عادل در بارہ اُس دولت اور خوشحالی کے جیسا کہ ہم آدمیوں میں دیکھتے ہیں ایسے فرق وتفاوت کو اپنی مخلوق کے درمیان روا رکھنا نہیں چاہتا ہی جس اولاً اُس سے اس بات کو قبول کروایا کہ بیماری اور دُکھ درد اور موت دولتمند اور غریب سبکو یکساں واقع ہوتی ہیں کہ اتنا بڑا فرق جیسا کوئی خیال کرسکتا نہیں ہی - تب میں اُن تفکرات و ترددات کا بیان کیا جو اعلی درجہ والوں کو لاحق ہوتے اور ثابت کیا کہ غریب آدمی ان سے آزاد رہکر خوشحالی کا یکساں حصہ پاتا ہی اور بالآخر جیسے اُس پر

ظاہر کرنیکی کوشش کی لیکن بموجب مصلحتاً ہم کو ایسی حالتوں میں رکھتا ہی جنمیں ہماری روحانی زندگی کی بہتر ترقی ہو جیسا کہ باغبان بھی اپنے بیجوں کو ایسی زمین میں جو اُن کے نہایت موافق ہو بوتا ہی اور اُنکی ضرورت کے موافق کم یا زیادہ پانی اُنکو دیتا ہی۔ اسی سلسلہ میں ملنے اُس سے توڑوں کی تمثیل کا بیان کیا اور بتلایا کہ کیونکر اُس نہایت غریب آدمی نے بھی ایک توڑا پایا جس سے وہ اپنے مالک کی خدمت کرسکتا تھا۔ لیکن اَب آزاد مرضی کا خیال اُس بیچارے کے لئے ایک افسوسناک ٹھوکر کا باعث ٹھہرا اور میں اس حالت میں اُس سے رخصت ہوا ❊

یہاں اور بھی گھر ہیں جنکی بابت میں ذکر کرنا چاہتا لیکن اُنکا بیان آئندہ وقت پر ملتوی رکھتا ہوں ❊

مُراسلات

سرمہ چشم آریہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشان نمبر ۳۳ جلد ۱۸)

مرزا صاحب نے دوسری پیشینگوئی ۷۲ زبور سے نکالی ہی۔ اور نہ مرزا صاحب نے بلکہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے بھی یہہ زبور محمد صاحب کے حق میں لگانا چاہا تھا جسکا جواب مولوی عماد الدین صاحب نے تحقیق الایمان میں تشریحاً دیا ہی مرزا صاحب کو مناسب تھا کہ اُن کے جواب کی تردید کر کے پھر اپنا مقدمہ جماتے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب یا اُنکے ہم خیال صاحبان تحقیق الایمان کو بنظر تعمق دیکھیں تو وے چلا اُٹھینگے کہ یہہ زبور محمد صاحب کے حق میں ہرگز نہیں ہی اور بذالقیاس مرزا صاحب کی تیسری پیشینگوئی کی بابت عرض ہی جو کہ آپنے یسعیاہ ۴۲ باب سے نکالی ہی۔ بندہ نواز آپ سے پیشتر محمدی علما سر پٹک پٹک کر مر گئے کہ ایک پیشینگوئی محمد صاحب کے حق میں کتب الہامیہ سے پیش کریں۔ اور اپنے زعم میں کئی ایک پیشینگوئیاں پیش بھی کیں (جنمیں سے آپ کو صرف تین ہی پسند آئیں اور وہ بھی ناکارہ) لیکن جب اُنکی آزمایش کی گئی تو وے محمد صاحب پر جم نہ سکیں۔ الغرض مرزا صاحب سے درخواست ہی کہ وے پہلے تحقیق الایمان کا مطالعہ فرمالیں اور جو کچھ اس میں پیشینگوئیوں کی بابت لکھا ہی اسپر غور کریں اگر تشفی نہ ہو تو اپنے اعتراض پیش کریں۔ لیکن بار بار وہی رام کہانی سُنانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ❊

عہد جدید میں سے مرزا صاحب نے صرف ایک ہی پیشینگوئی نقل کی ہی یعنی مقدس متی کی انجیل ۳-۱۱- جسمیں لکھا ہی " میں تو تمہیں توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہی مجھ سے قوی تر ہی کہ میں اُسکی جوتیاں اُٹھانے کے لایق نہیں وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا " ❊

اور لکھتے ہیں کہ مسیح کے حق میں یہہ پیشینگوئی نہیں ہی اسلئے کہ مسیح یوحنا کے ہمعصر تھے نہ کہ بعد میں آنیوالے وغیرہ ❊

سچ ہی ضد اور تعصب سے انسان اندھا ہو جاتا ہی اور جب تک عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کلام الہی کو نہ پڑھے اسکے مطالب سے بالکل بے بہرہ رہتا ہی اور صاف حقیقتوں کو بھی دیکھ نہیں سکتا۔ میرے خیال میں اگر کسی نہایت کم استعداد شخص سے جسنے انجیل کو پڑھا ہو پوچھا جاوے کہ متی ۳-۱۱ میں کس کے حق میں پیشینگوئی ہی؟ تو وہ جھٹ جواب دیگا کہ مسیح کے حق میں۔ اور اگر پوچھو کہ ثبوت کیا ہی؟ تو کہیگا یوحنا نے خود مسیح کو دیکھکر اسکی بابت یہہ صاف فرمایا۔ کہ یہہ وہی ہی جسکی بابت مینے کہا کہ ایک مرد میرے بعد آتا ہی جو مجھ سے مقدم تھا وغیرہ یوحنا ۱-۳۰

اور جب یوحنا خود پیشینگوئی کا مصداق مسیح کو بتلاتا ہی تو شک ہی کیا رہا ❊

مگر ہمارے مرزا صاحب کی آنکھوں سے یہہ باتیں پوشیدہ ہیں اُنکو یہی دُھن لگی ہوئی ہی کہ محمد صاحب درجہ اتم الوہیت میں شامل ہیں۔ وہی ہیں وہی ہیں اُنکے سوا کوئی اس لایق نہیں جسکو یہہ قرب حاصل ہو حالانکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام اسکے بالکل خلاف ہیں سوائے چند مرزا صاحب کے ہم خیال صاحبوں کے ❊

پھر آپ فرماتے ہیں کہ انجیل برنباس میں تو محمد صاحب کا نام صاف صاف لکھا ہوا ہی اور اسکے برخلاف عیسائیوں کا یہہ بالکل ناکارہ عذر ہی کہ کسی مسلمان نے یہہ نام انجیل برنباس میں داخل کر دیا ہوگا یا خود کتاب تالیف کر دی ہوگی گویا مسلمان کسی رات مسیحی کتب خانوں میں جا گھسے اور اپنی طرف سے برنباس کی انجیلوں میں جابجا محمد ہی نام درج کر دیا یا خود عبرانی یا یونانی زبانوں میں اپنی طرف سے انجیل برنباس بنا کر اور کئی ہزار نسخے اسکے لکھکر عیسائیوں کے کتب خانہ میں رکھ آئے وغیرہ ❊

مرزا صاحب کی اس تحریر کے جواب میں معلوم نہیں کونسے الفاظ استعمال کئے جاویں اور اور کیسے خطابوں سے اُنکو مخاطب کیا جاوے۔ اسلئے کہ اس جگہہ آپنے اپنی کتاب کے ناظروں کو سخت دھوکھا دیا ہی۔ اگر خود دھوکھا کھا کر ایسی باتیں پیش کرتے جو خلاف واقع ہیں تو چنداں قصور نہ تھا مگر آپنے قصداً دھوکھا دیا ہی اور گویا اس امر کا بیڑا اُٹھایا ہی کہ جہانتک ہوسکے ناظرین سرمہ چشم آریہ کو مغالطے میں ڈالیں چنانچہ اپنے بیان مذکورہ سے آگے لکھا ہی۔ کہ جارج سیل صاحب جنہوں نے قرآن کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہی اسکے دیباچہ میں یہہ عجیب تذکرہ کیا ہی کہ پوپ سخم کے کتب خانہ میں ایک بزرگ راہب نے انجیل برنباس پائی اور اُسمیں محمد صاحب کی پیشینگوئی پڑھکر مسلمان ہوگیا وغیرہ حالانکہ سیل صاحب نے یوں لکھا ہی

کہ انجیل برنباس جو مجھے ملی اسکے شروع میں لکھا ہوا ہے کہ یہہ اٹیلین زبان سے ترجمہ کی گئی بذریعہ ایک مسلمان کے جسکا نام مصطفی آرندہ ہے اسکے دیباچہ میں ایک عیسائی راہب کا تذکرہ ہے وغیرہ - یہہ راہب پوپ سکٹس پنجم سے ملا - اور اسکے کتب خانہ میں اسکو انجیل برنباس ملی وغیرہ اور اسکے مطالعہ سے وہ محمدی ہو گیا - اب ناظرین غور کریں کہ یہہ تذکرہ سیل صاحب نے اپنی طرفسے کیا ہے یا کہ ایک محمدی کی تحریر کا حوالہ دیا ہے - دوم مرزا صاحب نے صرف پوپ پنجم لکھدیا - حالانکہ وہاں پوپ سکٹس پنجم لکھا ہے - اور سکٹس پنجم ۱۵۸۵ء سے ۱۵۹۰ء تک پوپ رہا مگر پوپ پنجم پہلی صدیوں میں تھا - اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ راہب ۱۵۸۵ء سے پیشتر نہیں تھا اور ہذا القیاس جس انجیل کا ذکر سیل صاحب نے کیا وہ ۱۵۸۵ء کے بعد کسی مصطفی آرندا نے ترجمہ کی ۔

اب ہر ایک منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے کس لئے پوپ کا نام نہیں لکھا - اور کیوں صرف پوپ پنجم لکھا اور کسواسطے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جو انجیل برنباس کی بابت سیل صاحب نے کیا ہے کہ ایک محمدی شخص نے اسکا ترجمہ کیا اور اسکے دیباچہ میں راہب مذکور کا قصہ لکھا ہے - ضرور دھوکہ دینے کے لئے ۔

اور یہہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ مرزا صاحب نے خود دھوکہ کھایا ہے اسلئے کہ جن سطور کا ترجمہ مرزا صاحب نے نقل کیا ہے انہیں سطور میں یہہ باتیں لکھیں ہیں اور مرزا صاحب نے انکو دیدہ دانستہ چھوڑ دیا ہے - اب مرزا صاحب کے باقی افترا کی بابت غور فرمائیں کہ آپ فرماتے ہیں کہ "ہزارہا نسخے عبرانی یا یونانی زبان میں لکھکر" - آپ کا مطلب ہے کہ جب عبرانی یا یونانی میں کئی ہزار نسخے انجیل برنباس کے عیسائیوں کے کتب خانوں میں موجود تھے تو وہ کہاں سے آ گئے ۔

میں نقارہ کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کا یہہ بالکل جھوٹ ہے وے کبھی ثابت نہیں کر سکتے کہ انجیل برنباس کے لئے ہزارہا نسخے تو درکنار ایک نسخہ بھی عبرانی یا یونانی زبان میں موجود تھا بلکہ وے یہہ بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ زمانہ محمد سے پیشتر کوئی انجیل برنباس کی تھی جسمیں محمد صاحب کا نام لکھا ہوا تھا - مرزا صاحب لکھتے ہیں "کہ انجیل برنباس چاروں انجیلوں کے ساتھ شامل کر کے عزت کے ساتھ رکھی جاتی تھی" یہہ آپکا محض افترا ہے - آپکے پاس ایک بھی ثبوت اس امر کا نہیں ہے - یہہ بالکل دھوکھا دینے کے لئے آپنے لکھا ہے ۔

اگر مرزا صاحب کو اپنی تحریر کا کچھ پاس ہے تو وے مردانہ وار تحقیق کے میدان میں قدم ماریں اور اسطرح سے انکو معلوم ہو گا کہ وے کہاں تک راستی سے دور ہیں میں دلیری سے کہتا ہوں کہ وے مقدس برنباس کے بعد تین سو برس تک انجیل برنباس کا کچھ ثبوت نہیں دے سکتے اور نہ یہہ دکھا سکتے ہیں کہ اسکے نسخے عبرانی یا یونانی میں موجود تھے - بلکہ اب بھی کوئی نسخہ مذکورہ زبانوں میں نہیں ہے - میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کوئی تحریر مخالف یا موافق اشخاص کی پیش نہیں کر سکتے جس سے اپنے دعویٰ کا ثبوت دے سکیں - مجھے امید ہے کہ مرزا صاحب آئندہ کوئی ایسی بات جسکی بابت انکے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تحریر نہیں کرینگے بلکہ ہمیشہ راستی کو کام میں لا کر اپنی تحریروں کا اعتبار بڑھا دینگے ۔

اب مرزا صاحب پر فرض ہے کہ اگر وے انجیل برنباس* کا ثبوت نہ دے سکیں تو اپنی غلطی کا صاف صاف اقرار کریں اور اس امر سے کچھ عذر نہ کریں کہ ہماری بدنامی ہوگی کیونکہ سچائی کے واسطے بدنامی بھی نیکنامی ہے ۔

* مرزا صاحب قیامت تک ثبوت نہیں دے سکینگے - ناظرین ہماری اس تحریر کو یاد رکھیں اور مرزا صاحب کے ثبوت کے منتظر رہیں - اگر مرزا صاحب کی مرضی ہو تو ہم انکے لئے معقول انعام مقرر کرینگے تاکہ اگر سچائی کے اظہار کے لئے نہ کریں تو انعام ہی حاصل کرنیکی خاطر کمر ہمت باندھیں ۔

باقی آئندہ

راقم بندہ فتح مسیح - از بٹالہ

درخواست

جناب صاحب مہتمم نور افشاں تسلیم -

نیٹو کرسچن سوسائٹی نے ۱۰ جون ۱۸۹۰ء کے نور افشاں میں بطور ضمیمہ کے ایک اشتہار دیا تھا جسمیں نیٹو کرسچن نام ایک پرچہ جاری کرنیکی تجویز کی گئی تھی - جسمیں دیسی عیسائیوں کی آپس کی محبت اور یکتائی اور ہمدردی کے بڑھنے والے اور انکی دینی اور دنیاوی تربیت اور تعلیم وغیرہ کی بہتری کے مضامین چھاپے جایا کریں - وہ پرچہ تو عیسائیوں کی بے توجہی کے سبب ابتک جاری نہیں ہوا - لیکن اُن مضامین کے چھاپے جانے کی ازحد ضرورت کی صدا ہندوستان کی ہر اطراف سے زیادہ بلند ہو اور ہوتی جاتی ہے - اور مضامین مذکور لکھنے والے بھی بڑھتے جاتے ہیں - اور انکی ہمت اور جرأت بھی بیش از بیش ہے اسلئے میری یہہ درخواست آپسے اور صاحبان مہتمم مخزن مسیحی اور کوکب ہند اور رشندہ شدان سے ہے جس سے مجھے امید ہے کہ مہربانی سے منظور فرمائینگے کہ نیٹو کرسچن نام ایک جدا صیغہ کر دیا جائے جس میں مضامین مذکور درج ہوا کریں تو بہت فایدہ ہو گا - جدا صیغہ کر دینے سے یہہ فایدہ ہے کہ جو لوگ اس قسم کے مضامین سے غرض یا دلچسپی رکھتے ہیں وہ آسانی سے اور زیادہ توجہ سے اُن مضامین کیطرف متوجہ ہونگے ۔

نیٹو کرسچن

دیسی عیسائیوں کی تعلیم اور تربیت کی تدبیر کے لئے جسکی اشد ضرورت ہے سب سے پہلے ایک صحیح اور

کامل فہرست ہندوستان بھر کے کل مشنری اور دوسرے عیسائی بورڈنگ ہوسوں کی درکار ہی جن بورڈنگ ہوسوں میں دیسی عیسائی داخل ہیں یا داخل ہو سکتے ہیں جس فہرست سے ضروری احوال ہر ایک بورڈنگ ہوس کا اور اُن اسکولوں یا کالجوں کا بھی (جنمیں انکے بورڈر تعلیم پاتے ہیں یا پا سکتے ہیں) ظاہر ہو تاکہ ہر ایک دیسی عیسائی اس فہرست سے دیکھ سکے کہ اسکی اولاد احفاد کے لئے اسکی حیثیت اور لیاقت وغیرہ حالات کے مناسب کونسا بورڈنگ ہوس ہی کہ مجھے پچھلے مارچ اور اپریل کے سفر میں معلوم ہوا کہ بہتیرے لڑکے اور لڑکیاں اس سبب سے بھی تعلیم پانے یا تعلیم میں ترقی کرنے سے محروم رہجاتے ہیں کہ انکے والدین یا مربی نہیں جان سکتے کہ کون بورڈنگ ہوس اُنکے حال کے مناسب ہی *

نیچے ایک نمونہ اُس فہرست کا لکھا جاتا ہی اور جسقدر بندہ اسوقت واقف ہی اُسکی خانہ پُری کرتا ہی۔ اس مطلب سے کہ آئندہ کے لئے جن جن صاحبوں کی خصوصاً صاحبان مہتمم بورڈنگ ہوس یا اسکول یا کالج کی نظر میں اصلاح نمونہ کی ضرور ہو تو اطلاع فرمائیں دوسرے جن جن بورڈنگ ہوسوں یا اسکول یا کالجوں کے نام یا احوال اس فہرست میں درج نہیں ہوئے یا غلط درج ہوئے ہیں مہربانی فرما کر اُس سے ضرور مجھے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ فہرست حسب مراد مُرتب ہو جائے اور لوگوں کو فایدہ پہنچائے *

راقم

صفدر علی از بھنڈارہ ممالک متوسط

۱۰-اگست سنہ ۱۸۹۰ء

فہرست مشنری یا دوسرے عیسائی بورڈنگ ہوسوں کی جنہیں دیسی عیسائی داخل ہیں یا داخل ہو سکتے ہیں۔

نام اور احوال بورڈنگ ہوسوں کے																		اُس اسکول یا کالج کا نام اور احوال جس میں بورڈر پڑھتے ہیں یا پڑھ سکتے ہیں۔								
								فیس بورڈنگ			دوسری فیس وغیرہ															
نمبر شمار	نام صوبہ	نام ضلع	نام مقام	نام محلہ	لڑکوں کا یا لڑکیوں کا	کس مشن یا سوسائٹی کے متعلق	فیس داخلہ	ادنیٰ درجہ	درمیانہ درجہ	اعلیٰ درجہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام اسکول یا کالج	لڑکوں کا یا لڑکیوں کا	کس مشن یا سوسائٹی کے متعلق	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	ممالک مغربی و شمالی	بنارس	بنارس	سگرا	لڑکوں کا	چرچ مشن																				
۲		〃	〃	〃	لڑکیوں کا	〃																				
۳		الہ آباد	الہ آباد	سوجھی گنج	〃	پریسبیٹیرین																				
۴	اودھ	لکھنؤ	لکھنؤ		〃	میتھوڈسٹ	۳عہ	۸/مہ	۵ر																	
۵	〃	〃	〃		لڑکوں کا	〃												کرسچن کالج	لڑکوں کا	میتھوڈسٹ		اردو فارسی عربی ہندی سنسکرت		کالج ڈپارٹمنٹ ہی اسکول ڈپارٹمنٹ میں ۶ و ۹ و ۱۲		
۶	〃	مراد آباد	مراد آباد		〃	〃																				
۷	〃	〃	〃		لڑکیوں کا	〃																				
۸	〃	شاہجہانپور	شاہجہانپور		〃	〃																				
۹	〃	〃	〃		لڑکوں کا	〃																				
۱۰	مغربی و شمالی	آگرہ	آگرہ	کٹرہ	〃	چرچ مشن																				
۱۱	پنجاب	دہلی	دہلی		〃																					
۱۲	〃		انبالہ		〃	چرچ مشن																				

انجمن حمایت اسلام پشاور

یہہ انجمن شہر پشاور کے محمدیوں نے ماہ رمضان ۱۳۰۳ھ میں قایم کی ہے چنانچہ اسکی دو رپوٹیں ماہواری چھپ چکی اور تیسری چھپنیوالی ہے- سو ہم دوسری رپورٹ پر کچھہ لکھتے ہیں- اگرچہ اسمیں فضول باتیں تو بہت ہیں- مگر ہم چند باتوں کا یہاں ذکر کرینگے ✤

اول- رپورٹ کے دوسرے صفحہ (دیباچہ) میں محمد کی تعریف میں یوں لکھتے ہیں کہ "نمود وہ دین وے ادیان سابقہ منسوخ وغیرہ"✤

ہم کہتے ہیں کہ انکے پاس کوئی دلیل نہیں اگر ہو تو پیش کریں- کیونکر ہو سکتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنا کلام انسان ضعیف البنیان کی ہدایت کیواسطے عطا فرماکر پھر اُسے منسوخ ٹھہراوے؟ کیا خداوند تعالیٰ جل وعلیٰ بھی انکی طرح ناقص العقل ہے؟ ہرگز نہیں- ممکن نہیں کہ ایک وقت بیبل شریف کا پڑھنا اور اسکے احکام کی حفاظت فرض اور داخل حسنہ ہو- اور بعد ازاں ایسی لغو اور فضول کتاب ٹھہرے کہ اُس کا لکھنا پڑھنا سیکھنا تک ناجایز اور باعث عصیان ہو- انجیل شریف میں اِس بات کا بیان ہوا ہے- کہ خدا کی شریعت ہرگز منسوخ نہ ہوگی جیسا کہ مقدس لوقا کے ۱۶- ۱۷ میں مسطور ہے کہ "آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے منسوخ ہونے سے زیادہ آسان ہے"- نیز دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ "آسمان اور زمین ٹل جاینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی"✤

دوم صفحہ ۳ سطر ۱۲ میں لکھا ہے کہ عیسائی لوگ مدرسوں میں یوں تعلیم دیتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ خدا کا پسر ہے- اور بی بی مریم خدا کی زوجہ ہے- بی مریم یوسف پسر حضرت یعقوب کی زوجہ ہے- اور محمد رسول اللہ پیغمبر برحق نہیں اور قرآن خدا کا کلام نہیں" مندرجہ بالا سطور میں پانچ باتوں کا ذکر ہے- اولاً کہ "حضرت عیسیٰ خدا کا پسر ہے"- سو یہہ تو انکے قرآن سے بھی ثابت ہے- مثلاً قرآن میں لکھا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا الیٰ مریم وروح منہ ماسوا اسکے محمدی لوگ ہمیشہ پڑھتے ہیں کہ "لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ" پس روح اللہ یعنی خدا کی جان سے کیا مطلب ہے؟ یہہ تو ہمیشہ محاورہ ہے کہ بیٹے کو باپ کی جان کہتے ہیں- چنانچہ لقمان حکیم صاحب اپنے بیٹے کو لکھتے ہیں کہ "ای جان پدر خدائے عزوجل راشناس وغیرہ" علاوہ ازیں عربی کی کتابیں اور فارسی انشائیں ایسے محاوروں سے بھری پڑی ہیں ✤

اور انجیل شریف میں یوں لکھا ہے- کہ جب فرشتہ نے مریم کو خبر دی تو کہا کہ "دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام یسوع رکھیگی وہ بزرگ ہوگا اور خدائے تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا- اور خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا اور اُسکی بادشاہت آخر نہ ہوگی- تب مریم نے فرشتہ سے کہا یہہ کیونکر ہوگا جسحال میں میں مرد کو نہیں جانتی فرشتے نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھپر اتریگی اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا- اس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا ✤

ثانیاً "مریم خدا کی زوجہ ہے" یہہ محض غلط کلمہ کفر ہے- کوئی عیسائی یہہ الفاظ نہیں کہتے اور نہ اُنکی کتاب میں ہے- صرف یہہ لوگ جھوٹ پر کمر باندھکر مسیحیوں بلکہ خدا پر الزام لگاتے ہیں- کیونکہ انکے دین میں جھوٹ بولنا جایز ہے- چنانچہ سعدی بھی جو اُس مذہب کا پیرو ہے اپنی کتاب گلستان میں لکھتا ہے کہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" معلوم نہیں کہ اِس جھوٹ سے انکو کیا فایدہ ہے ✤

ثالثاً بی بی مریم یوسف پسر حضرت یعقوب کی زوجہ ہے" بیشک مبارک مریم کی منگنی تو یوسف کے ساتھہ ہوئی تھی- مگر اُنکے اکٹھے آنے سے پیشتر وہ روح القدس سے حاملہ ہوئی جیسا کہ کلام اللہ میں مسطور ہے کہ یسوع مسیح کی پیدایش یوں ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھہ ہوئی تو اُنکے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی- تب اُسکے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور نہ چاہا کہ اُسے تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اُسے چپکے چھوڑ دے وہ اِن باتوں کی سوچ میں تھا کہ دیکھو خداوند کے فرشتے نے اُسپر خواب میں ظاہر ہوکے کہا- کہ ای یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لے آنیسے مت ڈر کیونکہ جو اسکے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اُسکا نام یسوع رکھیگا- کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے بچائیگا- یہہ سب کچھہ ہوا تاکہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عمانوئیل رکھینگے جسکا ترجمہ یہہ ہے خدا ہمارے ساتھہ" پس صاف ظاہر ہے کہ مسیح ابن اللہ تھا- یوسف اسکا حقیقت میں باپ نہیں تھا- بلکہ بعد تولد مسیح وہ یوسف کی جورو ہوئی ✤

رابعاً "محمد رسول اللہ پیغمبر برحق نہیں" یہہ تعلیم ہم سکولوں میں ہرگز نہیں دیتے مگر یہہ بات بالکل سچ ہے کہ محمد نبی نہیں- کیونکہ جو شرطیں نبیوں کیواسطے ضرور ہیں اُنمیں سے ایک بھی محمد میں نہیں پائی جاتی- مثلاً نبیوں کے لئے پہلی شرط یہہ ہے کہ اُنسے معجزے ظاہر ہوئے ہوں یا پیشین گوئی اُنکے کلام میں مذکور ہوں- پس نہ تو محمد کے کلام میں پیشینگوئیاں پائی جاتی ہیں اور نہ معجزہ- بلکہ معجزہ سے تو صاف اُسنے انکار کیا ہے- مثلاً سورہ عنکبوت میں مرقوم ہے کہ "وقالوا لولا انزل علیہ ایات من ربہ قل انما الایات عند اللہ وانما انا نذیر مبین"- ترجمہ کہتے ہیں اگر اُسکے خدا کیطرف سے کوئی نشان اُسپر نازل

✤ معلوم نہیں کہ سابق دینوں سے انکا کیا مطلب ہے- شاید کتب سابقہ سے مراد ہو- کیونکہ دنیا کے ابتدا ہی سے ایک دین اور ایک رستہ بنایا گیا ✤ قاضی

نہ ہو تو ہم ایمان نہ لائینگے - پس کہہ دا (ی محمد) کہ نشانیاں خدا کے پاس ہیں میں تو ایک ناصح ہوں +

دوم نبی کی یہہ نشانی ہو - کہ اُسکی تعلیم گذشتہ پیغمبروں کے برخلاف نہ ہو - کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا کی کتابوں میں اختلاف ہو - مگر یہہ بھی ہم محمد کی تعلیم میں نہیں دیکھتے بلکہ اسکی تعلیم اور نبیوں سے سراسر برخلاف ہی +

سوم کہ اسکے اعمال اور چال چلن پیغمبری کے لایق ہوں - مگر یہہ بھی ہم محمد صاحب میں نہیں دیکھتے +

چہارم کہ وہ جبراً اپنی تعلیم و دین کو جاری نکرے کیونکہ خدا پر ایمان لانا اور اُسے پیار کرنا اور اسکے احکام پر چلنا جبر اور زور سے حاصل نہیں ہوتا - بلکہ جبر اور زور دلی ایمان کو روکتا ہو - مگر ہم دیکھتے ہیں کہ محمد صاحب نے اپنا دین جبر اور زور یعنی تلوار سے پھیلایا - پس کیونکر وہ پیغمبر ہوسکتا ہو +

خامساً "قران خدا کا کلام نہیں" جس حال میں کہ محمد صاحب نبی نہیں تو قرآن کیونکر خدا کا کلام ہوسکتا ہو نیز قرآن کی تعلیمات انجیل شریف کے مطالب کے برخلاف ہیں اور اسمیں ایسی تعلیم ہی جو خدا کی مرضی کے برخلاف ہی +

(باقی آیندہ)

راقم خاکسار قاضی خیر اللہ

منقولات

امیر عبدالرحمن خان اور انگلش گورنمنٹ کے تعلقات

موجودہ امیر کابل کے طبعی انقلاب کی نسبت کل انگریزی اخباروں میں بحث شروع ہوگئی ہو اور یہہ چرچا اسوجہ سے ہو رہا ہو کہ بمبئی گزٹ کے ایک معتمد اور لایق نامہ نگار نے اس خط و کتابت کے خلاصہ کو مشتہر کیا ہی جو درمیان امیر عبدالرحمن خان اور حضور وایسرائے ہوئی ہی اور جسکا ذکر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں ہمارے لایق اور فاضل ہمعصر سول و ملٹری گزٹ نے بھی اُس کارسپانڈنس کی تصدیق کی ہو - ہم سابق میں لکھ چکے ہیں اور پھر اس امر کا تذکرہ مناسب سمجھتے ہیں کہ امیر کے ترکستانی دورہ کا منشا کچھ ہی کیوں نہ خیال کیا جاتا ہو مگر جو خبریں بعد میں آئی ہیں کہ امیر روس ہیں تجارتی عہدنامہ کیواسطے سفارت بھیجنا چاہتے ہیں اور یہہ کہ اُنہوں نے روسی انتظام کو برٹش انتظام پر سبقت دی ہی اور ریلوے چمن اور درہ ذہوب کی اقتداری حالت سے ناراض ہیں - ان سب حالات سے یہہ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہو کہ امیر عبدالرحمن خان کی حالت بھی قریب قریب یا بالکل امیر شیر علی خان کی حالت کے ہوتی جاتی ہو یا ہوگئی ہو - حیرت ہو کہ فارن آفس کیوں خاموش ہو وہ اگر ان خبروں کی تصدیق نہیں کرتا تو اسکی جانب سے تردید بھی نہیں ہوئی جس سے پایا جاتا ہو کہ امیر کابل کی نسبت جو شگوفہ حال میں کھلا ہو وہ ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائیگا - ہم گورنمنٹ ہند کی انسانی ہمدردی اور رحمدلی کے مداح ہیں کہ اُسکے اعلیٰ افسر یعنی حضور وائسرائے نے امیر کو اُنکی جابرانہ حالت سے اطلاع فرمائی - انگلش گورنمنٹ پر یہہ بہت بڑا الزام تھا کہ وہ عالم میں مظلوموں کی حمایت کرتی پھرتی ہو مگر جس امیر کو کروڑہا روپیہ دیدیا ہو اور اب تک روپیہ اور اسلحہ کی اعانت جاری ہو وہ انواع و اقسام کے مظالم و تعدیات کے مرتکب ہو رہے ہیں اُنسے کچھ نہیں کہتی گویا انگلش گورنمنٹ ہی اُن تمام مظالم کی تحریک کرنیوالی سمجھی جاتی تھی جو امیر کے ہاتھوں افغانستان میں ہوتے رہے ہیں اب اُمید ہو کہ حضور لارڈ لینسڈون کی گورنمنٹ ایک ایسی پالسی پر عمل فرما ہوگی کہ یہہ بدنما داغ دور ہو جائیگا - امیر صاحب کو خیال کرنا تھا کہ برٹش گورنمنٹ ہی کی بدولت انکو افغانستان کا تاج و تخت نصیب ہوا تھا مگر معلوم ہوتا ہو کہ اب وہ ان احسانات کو فراموش کرنا چاہتے ہیں اگر ایسا ارادہ نہ ہوتا تو کبھی وہ اُن فقرات کو اپنے جوابی مراسلہ میں تحریر نہ کرتے جنسے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ روسی انتظام کے مقابلہ میں گورنمنٹ انگریزی کے انتظام کو پسند نہیں کرتے حالانکہ اس سے پہلے جبتک کہ وہ ترکستان کے دورہ پر نہ گئے تھے روسیوں کو بہت ہی بُرا جانتے تھے اور اُنکے مقابلہ میں انگریزی اصول انتظام پر اُنکا صاد تھا - اب اُنکی حالت ہی دگرگوں نظر آتی ہو +

ہم حضور وایسرائے کی مذکورہ بالا ترحمانہ تحریک کی تائید کرتے ہیں مگر ابھی تک ہمکو وہ وجوہ دریافت نہیں ہوئی ہیں جن سے کہ حضور ممدوح الشان کی گورنمنٹ ایسی تحریک کرنے پر آمادہ ہوئی - امیر عبدالرحمن خان نے صرف اسحاق خان کے ہمراہی باغی سپاہیوں سے نہایت بیدردی سے سر قلم نہیں کرائے ہیں بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو جبدن سے امیر صاحب کابل میں حکمران ہوئے ہیں اُنکا برابر یہی مشغلہ رہا - یہانتک کہ بہت سے سرداروں کے سرتن سے جدا کئے گئے اور بہت سے بے خانماں اِدھر اُدھر چلے گئے امیر نے اُن سرداروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک نہیں کیا جنہوں نے بروقت جنگ کابل برٹش گورنمنٹ کا ساتھ دیا تھا اُنکو بھی نکال باہر کیا اور اب وہ پنجاب وغیرہ میں زیر سایہ گورنمنٹ اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں - جن قرائن سے واقعات کی جانچ ہوا کرتی ہو اُنسے یہی ثابت ہو سکتا ہو کہ گورنمنٹ کو امیر پر اعتبار نہیں رہا اور امیر بھی گورنمنٹ کے ساتھ بوجہ ریلوے قندھار وغیرہ کے وہ برتاؤ رکھنا نہیں چاہتے جو سابق میں تھا - دیکھئے کیا ہوتا ہی +

کوہ نور

واقعات اور رائے

روس کے شہر ماسکو میں ایک قید خانہ ہے جس میں سائبیریا کو بھیجے جانیکے قبل قیدی اُنمیں رہتے ہیں۔ اس قید خانہ میں ۲۸۶۴ قیدی ہیں۔ ان قیدیوں کے درمیان انجیل کی جلدیں تقسیم کرنے اور اُنہیں خوشخبری سنانے کیواسطے سرکار روس نے چارلس لگ صاحب کو اجازت دی ہے یہہ صاحب اپنے اور کام کو موقوف کرکے اس کام میں بڑی جانفشانی سے مصروف ہیں۔ اس قید خانہ میں انہوں نے ایک گاڑی بھر انجیلیں تقسیم کیں۔ تاہم کل قیدیوں کو یہہ انجیلیں کافی نہ تھیں بہتیرے قیدی صاحب موصوف کے پیچھے چلاکے دوڑے کہ ہمیں دو ہمیں دو۔ صاحب کی منادی پر خدا نے ایسی برکت نازل کی کہ بہتیرے سنگین مجرم انجیل کی خوشخبری سنکر رو اُٹھے اور مسیحی بن گئے سرکار روس سخت حاکم کہلاتی ہے لیکن قیدیوں کے ساتھ اُسنے یہہ بڑا سلوک کیا۔ کیا مناسب نہیں کہ سرکار انگریز جو مسیحی ہے قیدیوں کی روحانی بھلائی کے لئے فکرمند ہووے باشندگان ہند جو قید خانوں میں ہیں سب نجات کے حاجتمند ہیں۔ اگر مسیحی جو اپنے پاس زندگی کی روٹی رکھتے ان لوگوں کی روحانی بھوکھ کو رفع نہ کریں تو انکے خون کا حساب اُنسے لیا جائیگا ✤ کوکب

یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ آف سکاٹ لنڈ کی مشنیں جو مختلف ممالک جیسے ٹرینیڈاڈ۔ اولڈ کیلیبار کیفریریہ۔ انڈیا۔ چین اور جاپان میں قائم ہیں انکی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے متعلق پورے تربیت یافتہ ۱۱۷ اشخاص کا سٹاف ہے جنمیں ۴۵ آرڈینڈ یورپین مشنری ۲۳ آرڈینڈ نیٹو پاسٹر ۱۰ میڈیکل مشنری (جنمیں تین آرڈینڈ بھی ہیں) ۵ یورپین ایونجلسٹ اور ۲۵ زنانہ مشنری ہیں۔ ان اشخاص کی نگرانی میں ۹۳ نیٹو ایونجلسٹ ۳۰۷ نیٹو ٹیچر ۴۹ نیٹو زنانہ کارگذار اور ۲۹۴ نیٹو مددگار ہیں ✤

ان مختلف مشنوں کے متعلق ۹۶ کانگریگیشن معہ ۱۵۵ اوٹ سٹیشن ہیں جنمیں باقاعدہ عبادتیں کی جاتیں ہیں اور ان اوٹ سٹیشنوں میں اکثر میں عنقریب کانگریگیشن قایم ہونیوالی ہیں۔ ان ۹۶ کانگریگیشنوں اور سٹیشنوں کے متعلق (علاوہ چین اور جاپان کے) ۱۱۹۰۰ طلبا کی حاضری ہے اور زنانہ سکولوں میں ۲۸۲۴ لڑکے صحیح مسیحی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ گذشتہ سال میں ان مشن کے کھیتوں میں سے ہر ایک میں ترقی ممبری واقع ہوئی۔ یعنی سب میں ۸۲۰ ممبروں کی ترقی ہوئی۔ یہہ مشنری تواریخ میں سالہائے گذشتہ میں سب سے زیادہ ترقی ہے۔ سنہ ۱۸۹۰ء میں دیسی کلیسیاؤں کی تعداد ممبران ۵۶۸۷ تھی اور اب ۱۴۸۹۹ ہے جس سے سالیانہ ۵۷۹ کی اوسط ترقی ظاہر ہوتی ہے ✤

مدراس میں ایک ہندو کو اس جرم میں پندرہ روپیہ جرمانہ عدالت سے ہوا کہ اُسنے خداوند مسیح کے حق میں کوئی نا ملایم لفظ استعمال کیا تھا۔ ملزم کو یہہ بھی ہدایت ہوئی کہ اگر آئندہ ایسا کریگا تو قید شدید کی سزا پائیگا۔ اسپر معصر آفتاب پنجاب حسب عادت لکھتا ہے کہ "افسوس عیسائی واعظ دیسی ہزاروں موقعوں پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے بزرگوں کے حق میں سخت ترین الفاظ کا استعمال کرگذرتے ہیں مگر اُنکو کوئی نہیں پوچھتا۔ (نور افشاں) ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ دیسی واعظ ہندو و مسلمانوں کے بزرگوں کے حق میں سخت ترین الفاظ کا استعمال کرتے ہیں بلکہ بیچارے واعظ گالیاں کھاتے اور ہندو و مسلمان اُنکے پیچھے تالیاں بجاتے اور ہُرّو دیتے ہیں اور اکثر دفعہ زد و کوب تک کو تیار و مستعد ہوتے ہیں مگر وے صبر کرکے خاموش رہتے اور اپنے خداوند کے حکم کے مطابق گالی کے بدلے گالی نہیں دیتے اگر کوئی جاہل یا متعصب واعظ ایسا کرے تو عدالت کا حق ہے کہ جیسا ہندو کو ویسا اُسکو بھی مستوجب سزا سمجھے ✤

خوشی کی بات ہے کہ اہل خرد ہندوستانیوں کا خیال صغیر سنی کی شادی کی مذموم رسم کی طرف رجوع ہوا ہے۔ مدراس میں ایک بڑا جلسہ ہوا اور تجویز ٹھہری کہ وائسرائے ہند کی خدمت میں یہہ درخواست پیش کی جائے کہ جو تعداد عمر (لڑکیوں کی شادی کی) ایکٹ کوڈ میں دس برس درج ہے۔ اسکی عوض تعداد عمر چودہ برس مقرر کی جائے ✤

لکھنؤ سے نامہ نگار کوہ نور لکھتے ہیں کہ کیم اگست کو قریب کربلا تال کٹورہ داؤد خان کے مکان پر چودہ آدمی بعلت قماربازی گرفتار ہوئے جنمیں ایک مولوی صاحب رامپوری جو اپنے کو حاجی بتاتے زہد و تقویٰ کی بر جان گنواتے بڑے نمازی و پرہیزگار گنے جاتے تھے باایں ریش دراز گرفتار بلا ہوئے ✤

ہندوستان میں ولایتی سپاہی اسقدر شراب زیادہ استعمال کرتے ہیں کہ بجز نقصان کسیطرح کا فایدہ ظہور میں نہیں آتا۔ ڈیوک آف کناٹ فوج میں شراب کی زیادتی دیکھکر اپنی یہہ رائے دیتے ہیں کہ "ولایتی سپاہیوں سے زیادہ تر سنگین جرم بحالت نشہ شراب سرزد ہوتے ہیں اور اسی چیز کی زیادتی کے باعث اُنکی تندرستی میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اگر استعمال شراب کی ممانعت کردی جائے تو یقین ہے کہ ..... ہم سپاہی اسقدر کام کرسکینگے جو فی الحال ..... کرتے ہیں ✤

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہندوؤں کی تعداد جو لنڈن کو جاتے ہیں ہر سال بڑھتی جاتی ہے پس کوشش کرنا چاہئے کہ ہندوؤں کی ایک کالونی (نو آبادی) لنڈن میں قایم ہو کیونکہ جب مسلمانوں نے عین لنڈن میں ایک مسجد تعمیر کی ہے تو کوئی مشکل نہیں ہے کہ ہندوؤں کی کالونی قایم ہو۔ یہہ تجویز تو عمدہ ہے مگر وقت یہہ ہے کہ جب ان لوگوں کو جو چند روز تحصیل علم کیلئے وہاں جاتے ہیں ہندوستان

میں آنے پر برادری کے لوگ انکو خورد و نوش میں شامل نہیں کرنے تو پھر جو لوگ وہاں جا کر آباد ہونگے وہ تو ہمیشہ کے لئے خارج الوطن اور خارج القوم ہنود سمجھے جائینگے +

راجپوتانہ گزٹ ۱۶ - اگست ناقل ہی کہ امسال بقر عید بھی فساد سے خالی نہ رہی چنانچہ دربھنگہ کے ہندو مسلمانوں میں قربانی کا ذکر سخت فساد ہوا تین ہندو اور چار مسلمان مارے گئے - صاحب مجسٹریٹ فساد فرو کرنے کے واسطے آئے تو اُنپر بھی بدمعاشوں نے پتھر برسائے اور بھگا دیا - آخر مہاراجہ دربھنگہ کے آدمیوں کی مدد سے صاحب نے فساد کو رفع دفع کیا - بہت لوگ گرفتار کئے گئے دیکھئے کیا فیصلہ ہو +

راہوں ضلع جالندھر میں راجا کھتری نے اپنی ماموں زاد ہمشیرہ چھ سالہ کو پندرہ روپیہ کا زیور اوتار کر زندہ ایک کنوئیں میں گرا کے مار ڈالا - چودھری محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر کی کوشش سے قتل کا مقدمہ ثابت ہو کر چالان ہوا ہی یہہ اس زمانہ کے کارنامے ہیں جو اپنی عزیز ہمشیرہ کو پندرہ روپیہ کے لالچ کی خاطر مار ڈالا - جو لوگ بچوں کو زیور پہناتے ہیں اس خبر کو سنکر عبرت پکڑیں +

دکھن ہند کیطرف جسطرح لوگ دین عیسوی کی طرف راغب ہیں شاید کسی اور طرف نہیں ہیں گاؤں کے گاؤں مسیحی ہونیکو رضامند ہیں اور وعدہ کرتے ہیں اور مستعد ہیں کہ بت پرستی اور ہر ایک واہیات رسم کو ترک کرینگے - اور مقدور بھر مسیحیوں کی مانند زندگی بسر کرینگے - خادم الدین ایسے لوگوں کو مسیحیوں کے طور پر قبول کرنے اور انکے درمیان مدرسے جاری کرنے انکی تعلیم کیلئے واعظ مقرر ہوتے اور اُنہیں مسیحی عقاید و اصول بتائے جاتے ہیں - جو لوگ مسیح پر صادق ایمان لانے باطنی تبدیلی حاصل کرتے اُنہیں بپتسما دیا جاتا اور وے کلیسا میں شامل کئے جاتے ہیں +

جو لوگ کا جل کے مشتاق ہیں انکو یاد رکھنا چاہئے کہ سٹی کے تیل کی سیاہی اس مطلب کے لئے نہایت مضر ہی - چنانچہ ضلع جہلم کے ایک موضع میں جن سات جوان عورتوں نے اس کا جل کا استعمال کیا تھا وہ نہایت درجہ کی سوزش اور درد چشم میں مبتلا ہو گئیں +

خورجہ ضلع بلندشہر میں کثرت بارش سے صدہا مکان گر گئے ہزارہا روپیہ کا نقصان ہو گیا فصل خریف و نیل غرقاب ہو گئی - ایک ضعیفہ اپنے مکان کی چھت درست کرتی تھی کہ چھت پر سے گر گئی - سر کے ٹکڑے ہو گئے بھیجا الگ نکل گیا فوراً جان نکل گئی +

بنگالہ شرقی کے بعض باشندے اپنی عورتوں سے وحشیانہ سلوک کرتے ہیں - چنانچہ ایک اخبار لکھتا ہی کہ شگمیل کے تیلی دو مضبوط جوروئیں ایک ساتھ کر لیتے ہیں اُنسے بیل کے بجائے دونوں کو جوڑ کر کولہو چلاتے ہیں - اسطرف کے لوگوں کو کولہو کے لئے بیل رکھنا بہت گران ہی +

حیدرآباد سلطان نواز جنگ کی پوتی کو خوش کرنے کے لئے جسکی عمر سات برس کی ہی دو گڑیوں کی شادی رچائی گئی - انکا تمام خاندان اس جشن میں مبتلا ہی - بڑی دھوم دھام ہو رہی ہی - ہزارہا روپیہ صرف ہوئے ہیں - خوب دل کے ارمان نکالے گئے ہیں - افسوس مسلمانوں کا روپیہ یوں رائیگاں جاتا ہی - شرم شرم ! +

دکن ہرلڈ اخبار لکھتا ہی کہ ایک بچہ جو چار پانچ برس سے کم عمر کا تھا ۳۰ ماہ گذشتہ کو اسکا باپ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے ہاں گود میں لایا - اسپر چوری کا جرم تھا یعنی ایک دھوبی کے ہاں سے موزے چرائے تھے - جسپر بہ ثبوت جرم مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ چھ ضرب بید ہلکی لگائی جائیں - یہہ سزا مجسٹریٹ کے سامنے پوری ہوئی بچہ کو اسکا باپ گود میں لئے رہا +

میرٹھہ میں قربانی عید کے باعث ہندو مسلمانوں میں نفاق پیدا ہوا - ہندوؤں نے کمیٹی کرکے یہہ امر قرار دیا ہی کہ کسی مسلمان سے کوئی چیز نہ خریدی جاوے اور کبھی مسلمان کو کوئی ہندو ملازم نہ رکھے اور نہ کسی کام پر لگاوے - گھوسیوں کا دودھ خریدنا بند کر دیا ہی - ہندو اہیروں کا دودھ روپیہ کا چھ سیر بکتا ہو اور مسلمان گھوسیوں کا دودھ ۱۴ سیر کے نرخ سے بھی فروخت نہیں ہوتا - سُنا ہی کہ ہندوؤں نے مسلمان وکیلوں سے محنتانہ و مقدمات واپس کر لئے ہیں - اور اسیطرح پر تمام معاملات قطع کر دیے ہیں +

کانپور کے گرد نواح میں دریا کی طغیانی نے سخت مصیبت برپا کی - کئی گاؤں اور ضلع بانی میں بہت سی جانیں ضایع ہوئیں اور صدہا لوگ خانہ برباد ہو گئے لارڈ بگ برشاو نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر عین طغیانی دریا میں ایک کشتی پر سوار ہوا اور کھانے پینے کا سامان لے ان گاؤں والوں کو بچا لیکے گئے جو بخوف جان درختوں پر چڑھ گئے تھے اور جنکے چاروں طرف عمیق پانی تھا +

بھوپال سے بہت سی عجیب خبریں آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں کوئی نیا شگوفہ کھلنیوالا ہی - سنا گیا ہی کہ بیگم صاحبہ کے خلاف ایک جعلی درخواست گورنمنٹ میں گذرانی گئی ہی جسمیں رؤساے بھوپال کی جانب سے یہہ بیان کیا گیا ہی کہ بیگم صاحبہ مخبوط الحواس ہو گئی ہیں - سرکار ریاست کے کاروبار میں دست اندازی کرے - جن لوگوں کے دستخط اس درخواست پر ہیں اُنمیں سے بعض نے دستخط سے انکار کر دیا ہی - درخواست مذکور میں یہہ بھی لکھا گیا تھا کہ بیگم صاحبہ فضول خرچی سے خزانہ کو خالی کر رہی ہیں - وہ اپنی دختر و سعید سے نااتفاقی رکھتی ہیں اور اس لئے واجب ہی کہ یہاں انتظام کیواسطے ایک کونسل آف ریجنسی مقرر کیجائے +

میرٹھہ میں جھنڈا اڈا کے متعلق مقدمات میں وہاں کے تین شناروں مسمیان رتلا نتھوں و امیر چند کو تین تین سال قید سخت اور دو دو سو روپیہ

جرمانہ کی سزا دیگئی ہی۔ اسواسطے کہ انکے پاس جھنڈا ڈاکو کی لوٹ کھسوٹ کا اسباب برآمد ہوا تھا ۔

کانپور کا اخبار لکھتا ہی کہ بارش کی از حد کثرت سے بہت سے مکانات منہدم ہوگئے۔ دریائے گنگا میں اسقدر زور شور سے سیلاب آئے کہ الحفیظ الامان۔ ریل کی آمد رفت کانپور سے لکھنؤ کو بند ہوگئی ہی۔ اکثر جانور بہے جاتے نظر آئے۔ چھپروں پر آدمی بہتے ہوئے دکھائی دیئے انکی فریاد سننے سے لوگوں کا زہرہ آب ہوتا تھا ۔

معزز نامہ نگار خامہ فرسا ہیں کہ ان دنوں علاقہ ڈیرہ نانک میں وہ قیامت خیز طوفان آیا ہی کہ الامان۔ ایک علاقہ تباہ ہوگیا ہی۔ وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ کلانور سے شمال کی طرف ۲ میل پر دریائے راوی نے اپنا رُخ بدلدیا۔ اور کرن نالہ میں رواں ہوا۔ آج تین ہفتہ ہوئے ہیں کہ کوسوں میں پانی ہی پانی ہی۔ تمام فصل تباہ ہوگئی۔ سبزی کا نام نہیں رہا۔ دریا میں پانی بہت تھوڑا ہی۔ مگر نالہ کرن کوسوں میں لہرا رہا ہی۔ ڈیرہ نانک سے گورداسپور۔ بٹالہ۔ امرتسر کا راستہ بالکل بند ہی۔ کوسوں پانی بھرا ہی۔ سڑکیں ٹوٹ گئیں۔ راستہ کا پتہ ندارد۔ بیچارے زمیندار مارے مارے پھرتے ہیں۔ روتے ہیں۔ کہ فصلیں ماری گئیں پانی کم ہونے میں نہیں آتا۔ خیال کیا جاتا ہی کہ اگر آئندہ برسات تک سرکار نے اسکا تدارک نہ کیا تو ضرور دریائے راوی اپنی اصلی جگہہ چھوڑ کر اسطرف بہنے لگیگا اور ان کا سارا علاقہ برباد و ویران ہوگا۔ اب بھی برسات جاری ہی روز بارش ہوتی ہی ۔

سکندرآباد ۱۹۔ اگست جمعہ کے روز سکندرآباد اور پولندو ستیشنوں کے مابین ایک نوجوان لیڈی مس گرٹرو ڈ راتھ پر سینہ زوری سے حملہ کیا گیا۔ مس راتھ اسوقت سکندرآباد کر ستیشن کو جا رہی تھی اور درجہ اول کے پہلے کمرہ میں اکیلی بیٹھی تھی۔ اسکے پاس والے کمرہ میں ایک یوریشین میکڈانلڈ نام بیٹھا تھا۔ جبکہ ٹرین ستیشنوں کے مابین تھی میکڈانلڈ بورڈ کی راہ سے اُس لیڈی کی گاڑی میں داخل ہوا۔ مس راتھ نے شور و غل کرنے سے دھمکی دی اور اُسکو وہاں سے نکالا اور ستیشن پر پہنچکر ستیشن ماسٹر اور پولیس کو اطلاع دی۔ جسپر میکڈانلڈ گرفتار ہوکر سکندرآباد کو واپس لایا گیا۔ اور مس کو جانیکی اجازت ہوئی مگر وہ اتوار کے روز استغاثہ کرنے کے لئے واپس آگئی۔ مس راتھ کی شادی حضور نظام کے پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے ایک ملازم کے ساتھ جلد ہونیوالی ہی ۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

جون مہینے میں امریکن بورڈ کے ۱۰ مشنری صاحبان غیر ملکوں میں جانیکے لئے تیار ہوئے۔ اُنکو وداع کرنیکے واسطے بوسٹن شہر میں ایک جلسہ نے فراہم ہوکے انہیں خدا کی حفاظت میں سونپا ۔

سال گذشتہ میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی کی آمدنی ۹،۶۶۰۸۰۴ روپیہ تھی بعد خرچ ۲۰۲۶۸۲ روپیہ بچے۔ گذشتہ سال میں ۷،۵۳۴۵ نئی کتابیں شایع ہوئیں ۔

بُت پرست ملکوں میں ۱۰۰۰۰۰۰ امربع میل زمین باقی ہی جہاں انجیل کے واعظ ابھی تک نہیں پہنچے۔ مگر عنقریب زمین کے سارے کنارے خداوند کی نجات کو دیکھینگے ۔

جگھنڈی کے راجہ نے امریکن مشن کو چار سو روپیہ مرحمت کئے ہیں تاکہ مقام دھولپوری میں ایک مدرسہ تعمیر کیا جائے۔ اسطرف مدرسے نہیں ہیں مدرسہ مذکور کے قایم ہونے سے عام فایدہ ہوگا ۔

کہتے ہیں کہ حضور وایسرائے نے مسٹر گلیڈسٹون صاحب سابق وزیر اعظم انگلستان کو مدعو کیا ہی کہ ماہ دسمبر میں کلکتہ میں تشریف لاویں ۔

برلن ۱۷۔ اگست شہنشاہ ولیم بمعیت جنرل کپریوی آج ریول جہاز سے اُترے اور نارو کیطرف روانہ ہوئے جہاں زار روس کے ساتھ کئی روز قواعد دیکھیں گے ۔

بلگیریہ میں شاہ فرڈیننڈ کو قتل کی دھمکی دی گئی کہ تخت چھوڑ دیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ مرنا قبول ہو لیکن تخت نہ چھوڑونگا ۔

سلطان روم نے بھی آخرکار معاہدہ انسداد بردہ فروشی پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اگرچہ بردہ فروشی کی از روئے شریعت اسلام ممانعت نہیں ہی ۔

برہما کی نسبت ایک سوال کے جواب میں سر جان گارسٹ نے فرمایا کہ ابتدائے جنگ سے ابتک برہما پر چار کروڑ ۲۵ لاکھ ۴۷ ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہی ۔

کابل میں افواہ ہی کہ انگریزی سفارت جو ملتوی ہوگئی تھی۔ اب امیر صاحب کی رونق افروزی کابل پر ضرور آئیگی ۔

کلکتہ میں ۱۷۔ اگست کو ایک دیسی بیوی کی تحقیقات ہوئی جسنے اپنے نوزائدہ بچہ کو شارع عام میں چھوڑ جانیکے بعد دریا میں کود کر خودکشی کرنیکا ارتکاب کیا تھا ۔

کلکتہ میں ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا جسمیں ایک بارہ سالہ طالب علم نے سکول ماسٹر کے پیٹ میں چھری مارکر ہلاک کرنیکی کوشش کی تھی۔ جرم ثابت ہوگیا۔ مگر جج نے مجرم کے صغیر سن ہونیکے باعث سو روپیہ جرمانہ کیا جو دراصل والدین کو بچہ کے اخلاق کی غفلت کیواسطے سزا تھی ۔

پونا میں پنالال حکم چند اور مول چند رام نرائن دو مارواڑیوں کو جنہوں نے زیور کے لالچ سے دو بچوں کو قتل کیا تھا سزائے پھانسی دیگئی ۔

اجمیر میں ۱۱۔ اگست کی صبح کو اُس شخص کو جسنے اپنے خسر اور بی بی کو دیو گانوں میں چھری سے مار ڈالا تھا پھانسی دی گئی۔ مہتر کو اپنے پاس نہ آنے دیا اپنے ہی ہاتھ سے رسی گلے میں ڈال لی ۔

میانمیر میں ریلوے پولیس کے دو کنسٹیبل ایک

اسسٹنٹ کمشنر کا صندوقچہ معمولہ زیور ۲۴ سو روپیہ چرانیکی علت میں گرفتار ہوئے +

قصور ضلع لاہور کے ہندو مسلمانوں میں کچھ فساد ہوگیا جسمیں ہندؤں کی زیادتی پائی جاتی ہی۔ پولیس والے ایک وکیل کو مجرم اور فساد کی جڑ قرار دیتی ہی۔ اس فساد میں کئی مسلمان خوجوں کے سخت چوٹ آئی ہی +

۱۸۸۹ء میں علاقہ بنگالہ میں چار ہزار آدمی خودکشی سے ہلاک ہوئے۔ انمیں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی اور حادثوں سے ۱۴ ہزار ضایع ہوئے۔ زیادہ تر حصہ سانپوں کے کاٹنے یا شیروں کے پھاڑنے سے ہلاک ہوا +

فتح گڈھ میں ایک آریہ سماج کے منتری صاحب پر جو شراب کے نشہ میں کسی سے لڑ بیٹھے ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا اور اڑھائی سو روپیہ کا مچلکہ لیا گیا +

گورنمنٹ مدراس نے فوجداری مجرموں کو ہتھکڑی لگانا مسدود کیا۔ تمام برٹش انڈیا میں اس پر عملدرآمد ہو تو بہتر ہوگا +

اودھ و روہیلکھنڈ کی ریلوے سڑک جہاں جہاں بارش سے خراب ہوگئی تھی اُسکی بالکل دُرست ہوگئی ہی۔ اور اب لین آمد و رفت کے لئے جاری ہی +

دیسی ریاستہائے پنجاب کی جنگی فوج حضور وائسرائے کے ملاحظے کے واسطے اکتوبر کے اختتام پر پٹیالہ میں جمع ہوگی۔ ہز اکسیلنسی علیحدہ علیحدہ ریاستوں میں نہیں جاسکینگے

سلہٹ میں ایک ہندوستانی نے اپنی بیوہ دختر کو اپنے ہمسایہ کے ہاتھ زر نقد لیکر فروخت کیا اس انکو لونڈی بنایا جب سشن جج کو خبر ہوئی تو مقدمہ رُبکار ہوا اور بایع اور مشتری کو آٹھ آٹھ برس قید کی سزا ہوئی +

دینا نگر کے قاضی مسمی غلام محمد جنہوں نے دیسی کی منکوحہ عورت کو چھ گھر اگئی مہینے تک اُس سے مصاحب چیتے رہے اور رازداری خانگی سے ماخوذ عدالت ہوئے تھے بعد تحقیقات علاوہ جرمانہ چھ ماہ قید کے سزایاب ہوئے +

الہ آباد میں ایک بدمعاش کو ایک سال قید سخت کی سزا اس جرم میں ہوئی کہ اُسنے انسپکٹر پولیس کو جوتے مارے تھے +

لکھنؤ میں چار آنریری مجسٹریٹوں سے اختیارات واپس لے لئے گئے۔ اگر یہہ اختیارات کسی معقول وجہ سے واپس لئے گئے تو جائے افسوس نہیں +

بپتسما کی خبریں

بمقام سکندرہ راؤ ۳۰ جولائی بدست پادری اُمید سنگھ ۱۱ شخصوں نے بپتسما پایا +

ہردوئی۔ یکم اگست بدست پادری شیر صاحب ایک برہمن نے بپتسما پایا +

اجمیر گذرے ہفتہ میں پادری جے لائن صاحب نے ۱۱۳۔ آدمیوں کو بپتسما دیا +

بنیان ۲۷ جولائی پادری اُوسس صاحب نے ایک جوان کو اور ایک ٹھاکر ہردیو بخش نامی کو ۵ اگست کو بپتسما دیا +

پوائین ۱۵ جولائی اور یکم اگست کو پادری لعل بہاری صاحب نے ایک مرد ایک عورت اور ایک لڑکے اور ایک اور آدمی کو بپتسما دیا +

بمقام جبلپور ۲۷ جولائی پادری بال سنگھ صاحب نے ایک سنیاسی کو بپتسما دیا۔ قبل بپتسما اس سادھو نے اپنا بانا یعنی چپٹا اور گلے کی مالا وغیرہ سب پادری صاحب کے حوالہ کیا اور مکتی فوج کیطرح کام کرنا اختیار کیا ہی۔ امید ہو کہ اُسکے چیلے بھی عیسائی ہونگے +

سرکاری خبریں

مسٹر اے برخر صاحب اسسٹنٹ کمشنر پشاور کو دو ماہ کی رعایتی رخصت ۲۰۔ اگست ۱۸۹۰ء سے عطا کی گئی ہی +

میجر ڈی ای گولڈز بری صاحب کنٹونمنٹ مجسٹریٹ جالندھر کو ایک ماہ اور ۲ یوم کی رعایتی رخصت ۲۲۔ ستمبر ۱۸۹۰ء سے عطا کی گئی ہی۔ اور کپتان ایچ ایف ٹی والڈرون صاحب رسالہ نمبر ۱۹ بنگال احاطہ بجائے اُنکے قایم مقام ہونگے +

شیخ غلام محمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڈہ کو ۳ ماہ کی رعایتی رخصت اس تاریخ سے جبکہ اُنکی سبکدوشی کا انتظام ہو جاوے عطا ہوئی +

بقیہ رویداد (ج) کمیٹی کیطرف سے کوئی درخواست نسبت بند کرنے کام نالی کے نہیں ہوئی محلہ موچی پورہ میں جو نالی بموجب انتظام جدید کے بنائی گئی ہی اُسکا سطح سطح مکانات سے اونچا ہو کہ جسکی وجہہ سے موسم برسات گذشتہ میں پانی نے لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر نقصان پہنچایا اُسکی درستی کیواسطے فرور صیغہ تعمیرات کے توجہہ دلائی گئی تھی +

(د و ہ) تعمیر نالیات کا کام زیر اہتمام محکمہ پبلک ورکس بموجب نقشہ منظور شدہ گورنمنٹ کے بن رہا ہی اب کمیٹی کی اسمیں دست اندازی نہیں ہی +

(و) پاخانجات خام حسب منشا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تعمیر کرنیکی تجویز کردی ہی اور یہہ کام زیر اہتمام سید سردار علی صاحب کے کیا جاوے اور لکھا جاوے کہ براہ مہربانی اسکا انتظام جلد فرماویں یعنی اسٹیمیٹ وغیرہ مرتب کرا کریں۔ اور نسبت فرش مذبوحی خانجات حسب رائے صاحب سنٹری کمشنر بہادر جو مذبح کا انتظام کیا گیا واسطے تبدیلی تختہ جات کے قصابان کو ہدایت کی گئی اور انسپکٹر مذبوحی خانہ کو بھی ہدایت ہو کہ ہر روز تختہ جات کو اپنے روبرو دھلوا دیا کرے +

(ی) نسبت مرمت سنڈ بر جاات و نالیات

گرد چاہات حسب ہدایت توجہ کی گئی بنام داروغہ صفائی احکام جاری ہوں کہ ایسے چاہات کی جو مرمت طلب ہیں محلہ دار رپورٹ پیش کرے۔

ضرورت

ایک آزمودہ کار لیتھوگریفک پریسمین کی ضرورت ہے۔ چاہئے کہ درخواست کنندہ اپنے کام کے ہر ایک صیغہ میں تجربہ کار و ہوشیار ہو۔ درخواست بنام ڈاکٹر ولیم کلارک صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس اجمیر بھیجنی چاہئے۔

المشتھر ڈاکٹر ولیم کلارک

ضرورت

مشن سکول کانگڑہ کے لئے دو اُستاد ایک انگلش سکنڈ ماسٹر مڈل سکول جسکی تنخواہ عہ روپیہ اور دوسرا چہارم مدرس ورنیکلر جسکی تنخواہ عہ ہوگی۔ لیکن دونوں اُستاد سند یافتہ از سررشتہ تعلیم ہوں ضرورت ہے ترقی کام دیکھنے پر ہوگی۔ بہت جلد درخواستیں پادری برج لال دت مینیجر کے پاس آنی چاہئیں۔

المشتھر پادری برج لال دت مینیجر مشن سکول کانگڑہ

ضرورت

ایک دیندار ہوشیار بیبی ٹیچر کی جو اپر پرائمری کی جماعتوں تک بخوبی دینی تعلیم دے سکے تنخواہ بافعل عہ روپیہ ماہوار ملیگی۔ عمدہ کام دکھلانے پر ترقی ہوگی درخواست معہ سندات کے مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔

ریورنڈ۔ اَن۔ سی۔ داس۔ بٹالہ۔

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہے۔ آج کل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہے۔ سالانہ قیمت معہ محصولڈاک مبلغ (پانچ روپے) ہے اور بلا محصولڈاک مبلغ (تین روپے) یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی۔ ایک ”روزانہ اخبار عام“ شایع ہوگا۔ اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک ( ) ہوگی۔ بلا محصولڈاک ( ) ایک ”ہفتہ وار اخبار عام“ ہوگا۔ جسمیں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی۔ اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک ( ) ہوگی۔ بلا محصول ( ) ۔

یہہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ آجکل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا۔ اور آئندہ جس صاحب کو ”ہفتہ وار اخبار عام“ یا ”روزانہ اخبار عام“ میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اس سے مطلع فرماویں کہ اُنکا نام اُسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے۔

راقم

مہتمم اخبار عام لاہور

لودیانہ

لودیانہ زنانہ مشن کی سالیانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا فضل سال بھر خادماؤں کے شامل حال رہا اور اگرچہ دقتیں اور مشکلات پیش آئیں تو بھی خدا کا کام سرگرمی اور دلدہی کے ساتھ کیا گیا مس گرینفیلڈ صاحبہ کی زیر نگرانی زنانہ کام اور شارلٹ ہسپتال بخوبی چل رہا ہے اور گاؤں اور قصبوں کے مدرسے ترقی پذیر ہیں۔

چرنجی لعل آریہ اپدیشک جسکی نسبت ہم نے ۱۴- اگست کے پرچہ میں لکھا تھا کہ سکرٹری صاحب سماج لودیانہ نے اس کہنے پر کہ آریہ لوگوں کو پہلے اپنی بیوہ مستورات کی شادی کرنا لازم ہے سماج سے نکل جانیکا حکم دیا لیکن بعد کو ہمیں صحیح ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ اس سے بہت پیشتر بوجہ استعمال سخت کلامی و بدزبانی بوقت اُپدیش سماج لودیانہ سے قطع تعلق کر دیا گیا تھا۔ لہٰذا اُسکو سماج میں کچھ بولنے کی اجازت نہیں تھی۔

نامہ نگار رقم طراز ہیں کہ چرنجی لعل نے آریہ سماج لودیانہ میں اپنی معافی قصور کے لئے درخواست گذرانی لیکن انترنگ سبھا میں کثرت رائے سے نامنظور ہوئی اور اب نامبردہ عام بازار میں نام کے آریوں کی دل کھولکر قلعی کھولتا پھرتا ہے۔ جنا پرشاد آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر و سیکنڈ ماسٹر نے کسیوجہہ سے استعفا دیدیا جنکے بجائے دو نئے اُستاد مقرر کئے گئے۔

سابق سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ مشن کمپونڈ کے بجائے بابو گردھاری لعل صاحب جو یہاں پہلے بھی کام کر گئے ہیں اور ایک ہر دلعزیز و خلیق شخص ہیں چھاؤنی جالندھر سے تبدیل ہوکر تشریف لائے ہیں۔

بوجہہ عدم گنجایش ہم یہاں کے سودوں کے ایک مقدمہ کا حال جسمیں ۴۳- آدمیوں کے پچاس پچاس روپیہ کے مچلکے ہوئے ہیں نہیں لکھ سکتے لیکن آئندہ کو بصورت معلوم ہونے صحت حال کے درج اخبار کینگے
شہر میں قماربازی بہت کثرت سے ہوتی ہے پولیس اسکا نوٹس لے۔ پھر دوبارہ ہمیں شکایت کرنیکا موقع نہ رہے۔

تصحیح جس شخص کی شادی آریہ سماج میں ایک بیوہ کے ساتھ ہوئی اسکا نام نرسنگھ داس ساکن پنڈ دادنخاں ہے۔

رپورٹ پیدایش اموات۔ پیدایش ۱۳۸- اموات ۱۳۲

واسطے پادری آئی پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر آیم دابلی صاحب مینیجر کے اہتمام سے چھپا۔